فیض الباری

علامہ محقق ابوالحسن سیالکوٹی

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی

شرح صحیح بخاری

۱۳-۱۴-۱۵

مکتبہ اصحاب الحدیث

فیض الباری

علامہ محمد ابو الحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ

فتح الباری

ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

شرح صحیح بخاری

تصدیر
حافظ محمد اسماعیل الخطیب

تقدیم
حافظ محمد اسماعیل اسد حافظ آبادی

بحسن اہتمام
عبد اللطیف ربانی مدیر

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
نیو اردو بازار لاہور

نام کتاب

فیض الباری ترجمہ فتح الباری

جلد پنجم

مصنف	علامہ ابوالحسن سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ
دوسرا ایڈیشن	اگست 2009ء
ناشر	مکتبہ اصحاب الحدیث
قیمت کامل سیٹ	10000
کمپوزنگ وڈیزائننگ	حافظ عبدالوہاب 0321-416-22-60

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ، پہلی منزل دوکان نمبر: 12، مچھلی منڈی اردو بازار لاہور۔
042-7321823, 0301-4227379

إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفَرَبْرِيُّ ذُكِرَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيْصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

کہ کہا نیک بندے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہ میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا پھر تو نے مجھے فوت کر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ بندے تیرے ہیں اور اگر ان کو معاف کریں تو تو ہی زبردست حکمت والا اور امام بخاری رحمہ اللہ سے مذکور ہے کہ قبیصہ نے کہا کہ وہ مرتد وہ ہیں جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہوئے تو لڑائی کی ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: مراد قبیصہ کی یہ ہے کہ یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میرے اصحاب یعنی ساتھی ہیں تو یہ قول آپ کا محمول ہے اس پر کہ یہ نسبت باعتبار اس حالت کے ہے کہ مرتد ہونے سے پہلے تھے نہ یہ کہ وہ اسی حال پر مرے اور نہیں شک ہے کہ جو مرتد ہو جائے اس سے صحابی کا نام چھینا جاتا ہے اس واسطے کہ وہ ایک نسبت ہے شریف اسلامی سو نہ مستحق ہو گا جو مرتد ہو جائے بعد اس کے کہ متصف تھا ساتھ اس کے اور غرض اس حدیث سے یہاں ذکر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا ہے بیچ قول اللہ کے کہ میں اس سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔ (فتح)

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب ہے بیان میں اترنے عیسیٰ علیہ السلام کے یعنی اخیر زمانے میں

۳۱۹۲ ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ

۳۱۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اترے گے تم میں اے مسلمانوں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بیٹے حاکم عادل ہو کر سو توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف کر دے گا لڑائی کو اور مال کثرت سے پھیل پڑے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہو گا تمام دنیا سے اور جو

وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾.

چیز کہ دنیا میں ہے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ پڑھو تم یہ آیت اگر چاہو کہ کوئی کتاب والوں میں نہیں مگر کہ ایمان لائے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پہلے مرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور قیامت کے دن ہو گا ان پر گواہ۔

فائدہ: یہ جو کہا کہ اترے گا حاکم ہو کر تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اترے گا حاکم ہو کر ساتھ اس شریعت کے پس تحقیق یہ شریعت باقی ہی نہیں منسوخ ہو گی بلکہ ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام حاکم اس امت کے حاکموں سے اور ایک روایت میں ہے کہ ٹھہریں گے عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس اور ایک روایت میں ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے تصدیق کرنے والے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے دین پر اور یہ جو کہا کہ توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے سور کو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ باطل کریں گے نصرانیت کے دین کو اس طرح کہ توڑیں گے صلیب کو حقیقتاً اور باطل کریں گے اس چیز کو کہ گمان کرتے ہیں اس کو نصاریٰ تعظیم اس کی سے اور مستفاد ہوتا ہے اس سے کہ حرام ہے پالنا سور کا اور حرام ہے کھانا اس کا اور یہ کہ وہ نجس العین ہے اس واسطے کہ جس چیز کے ساتھ شرع میں فائدہ اٹھانا جائز ہے اس کا ضائع کرنا جائز نہیں اور ایک روایت میں بندر کا لفظ زیادہ ہے اس بنا پر پس نہیں صحیح ہو گا استدلال کرنا ساتھ اس کے اوپر نجاست عین خنزیر کے اس واسطے کہ بندر بالاتفاق نجس العین نہیں اور نیز مستفاد ہوتا ہے اس سے بدل ڈالنا منکر چیزوں کا اور توڑنا آلات باطل کا اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ دور ہو گی عداوت اور بغض اور حسد اور بعض روایات میں حرب کے عوض آیا ہے کہ جزیہ کو موقوف کریں گے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ دین ایک ہو جائے گا سو نہ باقی رہے گا کوئی کافر ذمی کہ جزیہ ادا کرے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ مال کی یہاں تک کثرت ہو گی کہ کوئی باقی نہ رہے گا کہ جزیہ کا مال اس کے واسطے خرچ کرنا ممکن ہو سو چھوڑا جائے گا جزیہ واسطے بے پرواہی کے اس سے اور نووی نے کہا کہ معنی موقوف کرنے جزیہ کے باوجود یہ کہ وہ جائز ہے اس شریعت میں یہ ہیں کہ اس کی مشروعیت مقید ہے ساتھ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے اس چیز کے کہ دلالت کرتی ہے اس پر یہ حدیث اور نہیں ہیں عیسیٰ علیہ السلام منسوخ کرنے والے جزیہ کے حکم کو بلکہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور وہی بیان کرنے والے ہیں واسطے نسخ کے اور ابن بطال نے کہا کہ واسطے اس کے نہیں کہ قبول کیا ہے ہم نے جزیہ کو پہلے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے حاجت کی طرف مال کے بخلاف زمانے عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اس میں مال کی حاجت نہ ہو گی اس واسطے کہ ان کے زمانے میں مال کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا اس کو کوئی اور سبب کثرت مال کا نزول برکات ہے اور پے در پے ہونا خیرات کا بسبب عدل کے اور نہ ظلم ہونے کے اور اس وقت

زمین نکالے گی اپنے خزانے اور کم ہو جائیں گی رغبتیں بیچ جمع کرنے مال کے واسطے معلوم کرنے ان کے قرب قیامت کو اور یہ جو کہا کہ اس وقت ایک سجدہ بہتر ہو گا تمام دنیا سے تو اس کے معنی یہ ہیں نہ حاصل ہو گا ان کو اس وقت قرب طرف اللہ کے مگر ساتھ عبادت کے نہ ساتھ خیرات کرنے مال کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ لوگ دینا سے منہ پھیرے گے یہاں تک کہ ہو گا ایک سجدہ محبوب تر طرف ان کے تمام دنیا سے اور قرطبی نے کہا کہ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نماز اس وقت صدقہ سے افضل ہو گی واسطے کثرت مال کے اس وقت اور نہ فائدہ پانے کے ساتھ اس کے یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا اس کو کوئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ جو آیت پڑھی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ نہ باقی رہے گا کوئی اہل کتاب سے اور وہ یہود اور نصاریٰ ہیں جبکہ اترے گے عیسیٰ علیہ السلام مگر کہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے اور یہ پھرنا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ طرف اس کے کہ ضمیر لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ میں اور قَبْلَ مَوْتِهٖ میں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی ایمان لائے گا ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے پہلے مرنے عیسیٰ علیہ السلام کے اور ساتھ اسی کے جزم کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جیسے کہ روایت کی ہے اس سے ابن جریر نے اور حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے اور بیشک وہ اب زندہ ہیں لیکن جب اتریں گے تو سب ان کے ساتھ ایمان لائیں گے اور نقل کیا ہے اس کو اکثر اہل علم سے اور ترجیح دی ہے اس کو ابن جریر وغیرہ نے اور بعض کہتے ہیں کہ بہ کی ضمیر اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرتی ہے اور ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے لیکن وہ روایت ضعیف ہے اور ترجیح دی ہے ایک جماعت نے اس مذہب کو ساتھ قراء ۃ ابی بن کعب کے قبل موتھم اور نووی نے کہا کہ اس بنا پر معنی آیت کے یہ ہیں کہ نہیں اہل کتاب سے کوئی کہ حاضر ہو اس کو موت مگر کہ ایمان لاتا ہے نزدیک معائینہ کے پہلے نکلنے روح کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے اور یہ کہ وہ اللہ کا بندہ ہے لیکن اس کو یہ ایمان اس حالت میں نفع نہیں دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں توبہ واسطے ان لوگوں کے کہ برے عمل کرتے ہیں یہاں تک کہ جب کسی کو موت حاضر ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ میں نے اب توبہ کی تو یہی مذہب اظہر ہے اس واسطے کہ اول خاص کرتا ہے کتابی کو جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا زمانہ پائے گا اور ظاہر قرآن کا اس کا عموم ہے ہر کتابی میں بیچ زمانے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اور پہلے اس کے اور علماء نے کہا کہ حکمت بیچ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے سوائے کسی اور پیغمبر کے رد ہے یہود پر کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے ان کو مار ڈالا سو اللہ تعالیٰ نے ان کا کذب بیان کیا اور یہ کہ وہ ان کو قتل کرے گا یا نزول اس کا واسطے قریب ہونے موت اس کی کے ہے تا کہ زمین میں دفن ہو اس واسطے کہ جو مٹی سے پیدا ہوا ہے اس کو جائز نہیں کہ اس کے غیر میں مرے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد سات برس زمین پر زندہ رہیں گے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اس وقت نکاح کریں گے اور زمین میں انیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ چالیس برس ٹھہریں گے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں سب دینوں کو ہلاک کر ڈالیں گے اور زمین میں امن ہو گا یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ

چریں گے اور لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام مر جائیں گے اور مسلمان لوگ ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ حج اور عمرہ اکٹھے کریں گے اور اس میں اختلاف ہے کہ آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام مرے ہیں یا نہیں اور اصل اس باب میں یہ آیت ہے کہ میں تجھ کو بھر لوں گا اور اٹھا لوں گا اپنی طرف سو بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت اپنے ظاہر پر ہے یعنی اول ماریں گے پھر زندہ کر کے اٹھائیں گے اس بنا پر پس جب زمین میں اتریں گے اور ان کی مدت مقرر گزر جائے گی تو دوسری بار مریں گے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ بھر لوں گا میں تجھ کو زمین سے اس بنا پر پس نہ مریں گے مگر اخیر زمانے میں اور اس میں اختلاف ہے کہ جب وہ اٹھائے گئے اس وقت ان کی عمر کتنی تھی سو بعض کہتے ہیں کہ تینتیس برس کی اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سو بیس برس کی۔ (فتح)

٣١٩٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَّالْأَوْزَاعِيُّ.

٣١٩٣۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہو گا تمہارا جبکہ مریم علیہا السلام کا بیٹا تم میں اترے گا اور حالانکہ تمہارا امام تم ہی سے ہو گا۔

فائدہ: اور ایک روایت طویل میں ہے جو دجال کے ذکر میں ہے کہ سب مسلمان بیت المقدس میں ہوں گے اور ان کا امام ایک نیک مرد ہو گا وہ آگے بڑھا ہو گا تا کہ ان کو نماز پڑھائے کہ ناگہاں عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے تو امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام بنیں تو عیسیٰ علیہ السلام اس کے مونڈھوں کے درمیاں کھڑے ہوں گے پھر کہیں گے کہ امام بن کہ تیرے واسطے تکبیر ہوئی اور ابو الحسن نے شافعی کے مناقب میں کہا کہ متواتر ہیں حدیثیں ساتھ اس کے کہ مہدی اس امت سے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ رد ہے واسطے اس حدیث کے جو ابن ماجہ میں ہے کہ نہیں مہدی مگر عیسیٰ علیہ السلام اور بعض کہتے ہیں کہ معنی امامکم منکم کے یہ ہیں کہ وہ حکم کرے گا ساتھ قرآن کے نہ ساتھ انجیل کے اور بعض کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم متصل ہے قیامت تک اور یہ کہ ہر قرن اور ہر زمانے میں ایک جماعت اہل علم کی ہے لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے یا مقتدی اور بر تقدیر امام ہونے کے پس معنی اس کے یہ ہیں کہ وہ ہوں گے ساتھ تمہارے ساتھ جماعت کے اس امت سے اور طیبی نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ امام بنیں گے عیسیٰ علیہ السلام اور حالانکہ تمہارے دین میں ہیں اور رد کرتی ہے اس تاویل کو یہ حدیث مسلم کی کہ کہا جائے گا کہ ہم کو نماز پڑھاؤ تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ بیشک تمہارے بعض بعضوں پر امیر ہیں واسطے تعظیم اس امت کے ابن جوزی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتدی بنیں گے اور بیچ نماز پڑھنے عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے ایک